© rasailojaraid.com

جناب عبدالرشید عراقی (سوہدرہ)

حضرت امام ابن القیم الجوزی

۶۹۱ھ تا ۷۵۱ھ

نام و نسب :

محمد نام، کنیت ابوعبداللہ، لقب شمس الدین اور عرف ابن قیم تھا۔

تاریخ پیدائش :

۶۹۱ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے۔

تحصیل علم :

جب ہوش سنبھالا، قرآن مجید حفظ کیا، اس کے بعد اپنے والد بزرگوار اور دیگر اساتذہ دمشق سے تحصیلِ علم کی۔

اساتذہ و شیوخ :

آپ کے اساتذہ و شیوخ میں اس وقت کے نامور علماء و فضلاء تھے۔ مثلاً سلیمان، ابوبکر بن عبد الدائم مطعم، اسماعیل بن مکتوم، علی بن ابی الفتح، شیخ صفی الدین ہندی اور امام ابن تیمیہؒ۔

۷۱۲ھ میں جب امام ابن تیمیہؒ مصر سے دمشق آئے تو ان کی شاگردی اختیار کی اور آخر وقت تک ان کے ساتھ رہے۔ حافظ ابن قیم، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے ایسے گرویدہ ہوئے کہ اپنے شیخ اور شیخ کے مسلک کے خلاف بات سننا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔

زہد و تقویٰ :

بہت عبادت گزار، قانع اور صابر تھے۔ نماز بڑے خضوع و خشوع سے پڑھتے تھے۔ بیحد منکسر المزاج تھے۔ انابت الی اللہ میں ان کو خاص درجہ حاصل تھا۔ عمدہ اخلاق کے حامل تھے، کسی پر حسد نہیں کرتے تھے، رحم دل تھے اور ایذا رسانی سے بیحد اجتناب کرتے تھے۔

حافظ ابن رجب نے لکھا ہے :

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"ابن القیمؒ جلیل القدر عالم ہونے کے ساتھ بہت بڑے ادیب بھی تھے۔ زہد و ورع میں ان کو خاص شغف تھا۔ علم تصوف، علم کلام، سلوک اور تفسیر وغیرہ میں بڑی دسترس رکھتے تھے۔ عبادت اس کثرت سے کرتے کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے۔"

اور شیخ الاسلام حافظ ابنِ حجر عسقلانی دررِ کامنہ میں لکھتے ہیں:

"ابن القیمؒ پر ابنِ تیمیہؒ کا گہرا اثر تھا۔ وہ نہایت محنتی انسان تھے، تصنیف و تالیف اور مطالعہ کے سوا ان کو کسی شے سے دلچسپی نہ تھی۔ زہد و اتقاء میں اپنی مثال آپ تھے۔ عبادت و مشغولیت کا یہ عالم تھا کہ کسی نے ان کو اس قدر انہماک سے کچھ روکنا چاہا۔ تو فرمانے لگے، عبادت میری غذا ہے، اس کے بغیر میری زندگی محال ہے۔ اگر میں اس سے ذرہ بے پروائی کروں تو میرا جسم اس طرح درد و کرب محسوس کرتا ہے جس طرح کہ ایک بھوکے آدمی کا۔ ان کے پاس کتابوں کا اتنا ضخیم ذخیرہ تھا کہ ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد کئی سال تک اس کو فروخت کر کے گزارہ کرتی رہی۔"

امام صاحب پر دورِ ابتلاء و آزمائش:

۷۲۶ھ میں زیارتِ قبور، توسل وسیلہ اور استغاثہ کے مسئلہ کی وجہ سے ملک میں ہنگامہ برپا ہوا تو حکومت نے شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہؒ کو قید کر دیا۔ حافظ ابن القیمؒ نے ان کی حمایت کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کو بھی جیل جانا پڑا اور اپنے شیخ کی وفات کے بعد ۲۰ ذی الحجہ ۷۲۸ھ کو آپ کو قید سے رہائی ملی۔

آپ نے کبھی بھی حق کے مقابلہ میں باطل کی حمایت نہیں کی اور ہمیشہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ ایک مؤرخ نے اس دور کا نقشہ یوں کھینچا ہے:

"حافظ ابن تیمیہؒ اور ابن القیمؒ کا زمانہ وہ زمانہ تھا جب حاکمانِ وقت کا غرور و تمکنت بری طرح سے دندنا رہا تھا اور علم و فضل کی بڑی بڑی مسندیں اندھے جاہ و جلال نے زخمی کر دی تھیں۔ نیکی، تقویٰ اور صداقت و حقانیت کا راستہ روک لیا تھا۔ ظلم و استبداد کھلے بندوں حق و صداقت پر حملے کر رہا تھا لیکن ان دو استاد شاگردوں کی آوازِ حق کفر و الحاد اور جبر و جور کی تلوار سے ٹکرا گئی۔ بار بار ان کو جیل کی تاریک کوٹھڑیوں میں جو کہ اہل حق کا آخری حربہ ہوتا ہے، بند کیا گیا۔ مگر حق لڑکھڑایا نہیں۔ ظلم اس سے بارہا گتھم گتھا ہوا مگر ناکام رہا!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تصنیفات :

امام ابن القیم مدرسہ صوریہ میں درس دیتے تھے اور مدرسہ جوزیہ میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ اس کے علاوہ جو وقت بچتا تھا، تصنیف و تالیف میں صرف کرتے تھے۔ ان کی تصانیف پچاس سے زائد ہیں۔ اور یہ سب کتابیں ایسی ہیں کہ ان میں مسلم کا ایک کثیر حصہ ملتا ہے۔ ان کی تصانیف کی جو فہرست مل سکی ہے، درج ذیل ہے :

۱۔ اعلام الموقعین ۲ جلد ۲۔ الوابل الصیب فی الکلم الطیب

۳۔ مدارج السالکین فی شرح منازل السائرین ۳ جلد

۴۔ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد ۴ جلد (سیرۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ پر یہ لاجواب اور بلند پایہ علمی کتاب ہے)

۵۔ اغاثۃ اللہفان ۶۔ حادی الارواح

۷۔ بدائع الفوائد ۲ جلد ۸۔ مفتاح دار السعادۃ

۹۔ روضۃ المحبین و نزہۃ المشتاقین ۱۰۔ الطرق الحکمیہ

۱۱۔ عدۃ الصابرین و ذخیرۃ الشاکرین ۱۲۔ الداء والدواء (الجواب الکافی عن الدواء الشافی)

۱۳۔ اجتماع الجیوش الاسلامیہ ۱۴۔ الصراط المستقیم

۱۵۔ الفتح القدسی ۱۶۔ التحفۃ المکیہ

۱۷۔ زاد المسافرین ۱۸۔ قصیدہ نونیہ

۱۹۔ اخبار النساء ۲۰۔ الشفاء العلیل فی القضاء والقدر)

۲۱۔ الطب النبوی ۲۲۔ کتاب الروح

۲۳۔ الفوائد المشوقہ الی علوم القرآن ۲۴۔ کتاب الصلوٰۃ

۲۵۔ مختصر الصواعق المرسلہ ۲ جلد ۲۶۔ ہدایۃ الحیاری من الیہود والنصاری

امام صاحب کی کئی کتابوں کے اردو تراجم بھی کئے گئے ہیں۔

اعلام الموقعین کا اردو ترجمہ "دینِ محمدی" کے نام سے مولانا محمد جوناگڑھی مرحوم ایڈیٹر اخبار محمدی نے دہلی سے شائع کیا تھا اور مقبولِ عام ہوا۔ اب شیخ محمد اشرف صاحب تاجر کتب کشمیری بازار لاہور نے دوبارہ شائع کیا ہے۔

جماعت اہل حدیث کے مشہور اہل قلم مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی مرحوم نے بھی اعلام الموقعین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا اردو ترجمہ کیا تھا جو غیر مطبوعہ ہے۔

مولانا ابوالبشیر مراد علی سوہدروی مرحوم نے بھی اعلام الموقعین کے ایک باب کا اردو ترجمہ کیا تھا جو "ارشاد السنۃ" کے نام سے شائع ہوا۔

زاد المعاد کا اردو ترجمہ "ہدی الرسول" کے نام سے مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی نے کیا تھا جو الہلال بک ایجنسی کے زیر اہتمام لاہور سے شائع ہوا۔ سید رئیس احمد جعفری ندوی نے بھی زاد المعاد کا اردو ترجمہ کیا تھا جو نفیس اکیڈیمی، کراچی نے شائع کیا ہے۔

"الطرق الحکمیۃ" کا اردو ترجمہ مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی مرحوم نے کیا تھا جو غیر مطبوعہ ہے۔

"کتاب الصلوٰۃ" کا بھی اردو ترجمہ ہو چکا ہے اور مطبوعہ ہے۔

امام ابن القیمؒ کا طرزِ تحریر:

امام صاحب کی طرزِ تحریر کے بارے میں مولانا محمد یوسف کوکن عمری (مدراس) اپنی کتاب "امام ابن تیمیہ" کے صـ ۶۵۹ پر لکھتے ہیں:

"حافظ ابن القیمؒ کی تقریر اور تحریر دونوں مرتب، مربوط، اور حشو و زوائد سے پاک تھی اور ان کی اور امام ابن تیمیہؒ کی تصنیفات میں سب سے بڑا فرق یہی ہے کہ حافظ ابن قیمؒ کی تصنیفات میں تکرار نہیں ہوتی تھی۔

امام ابن تیمیہؒ کو حافظ ابن قیمؒ کی طرح سکون اور اطمینان کے ساتھ لکھنا نصیب نہیں ہوا۔ وہ جو کچھ لکھتے تھے، قلم برداشتہ لکھتے تھے۔ وہ تھوڑے سے وقت میں مضامین اور خیالات کا ایک دریا بہا دیتے تھے۔ اور اس میں اکثر وہ منتہی باتوں کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کر دیتے تھے۔"

آگے چل کر مولانا محمد یوسف لکھتے ہیں:

"عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ جس مصنف کی تصانیف زیادہ ہوں۔ اس میں تحقیق و تدقیق کی باتیں بہت کم ہوتی ہیں۔ مگر امام ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن قیمؒ کی تصانیف اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ان دونوں کی تصنیفات کو پڑھنے سے صاف اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا علم بہت وسیع اور گہرا تھا۔ ان کی قوتِ آخذہ بہت زبردست تھی۔"

پروفیسر ابو زہرہ مصری "حیات ابنِ تیمیہؒ" صـ ۶۶ (اردو ترجمہ از سید رئیس احمد جعفری مرحوم مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ لاہور) میں حافظ ابنِ قیمؒ کی طرزِ تحریر کے بارے میں لکھتے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"حافظ ابن قیمؒ کی تحریریں اپنے شیخ ابن تیمیہؒ کی اکثر تصانیف کی طرح جدلی طرز کی نہیں تھیں۔ بلکہ ان میں نرم خوئی اور سکونِ خاطر کی جھلک موجود ہے۔ اگرچہ فکر کی گہرائی، استدلال کی قوت اور جوشِ بیان پورے طور پر نمایاں ہے۔ نیز ابن قیم کی تصانیف حسنِ ترتیب، خوبیٔ تبویب، نظمِ افکار اور روانیٔ عبارت کی آئینہ دار ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے جو کچھ لکھا وہ دل جمعی کے عالم میں لکھا۔ اس امر کی واضح تر مثال میں ان کی تین کتابوں کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ یعنی مدارج السالکین، عدۃ الصابرین، اور مفتاح دارالسعادۃ۔ ان کتابوں میں فلسفہ کی گہرائی بھی ہے اور جمالِ فنی بھی"

پروفیسر ابوزہرہ حافظ ابن القیمؒ کی کتاب "مدارج السالکین" کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

"ابن القیمؒ کو تصوف میں بھی بڑا ادراک تھا۔ چنانچہ اس موضوع پر انہوں نے ایک یگانہ اور نادر روزگار کتاب لکھی ہے جس کا نام "مدارج السالکین فی شرح منازل السائرین" ہے۔ اس کتاب میں علمِ حقیقت اور علمِ شریعت کے اسرار و حکم بیان کئے گئے ہیں۔ یہ ایسی کتاب ہے جس میں فکرِ حکیم، خلقِ قویم اور تدیّن و مسلکِ سلف کا صحیح فلسفہ سب کچھ موجود ہے"

اور مشہور اہلحدیث عالم مولانا محمد عطاء اللہ صاحب حنیف بھوجیانی مدظلہم العالی اس پر یوں اضافہ کرتے ہیں:

• "... اور جابجا اپنے استاذ امام ابن تیمیہؒ کے ملفوظات و معمولات اور تصوفی نکات سے مباحثِ کتاب کو زینت بخشی ہے"

وفات:

حافظ ابن قیم نے ۱۳/رجب المرجب ۷۵۱ھ کو جمعرات کی شب میں انتقال کیا۔ جامع اموی میں جمعرات کی ظہر کے بعد نمازِ جنازہ پڑھی گئی۔ اور مقابر بابِ صغیر میں ان کی والدہ کے پہلو میں ان کو دفن کیا گیا۔

- خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
- پرچہ نہ ملنے پر دفتر کو فی الفور مطلع فرمائیں۔ شکریہ!

(ناظمِ دفتر)

© rasailojaraid.com